UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232827
UNIVERSAL
LIBRARY

واللہ یقول الحق وھو یہدی السبیل

الحمد للہ کہ این رسالہ مشتمی نمونہ از خروارہا ونمک از بسیار دلائل اعجاز ...

براہین اثنا عشریہ

مولفہ عالم خوش تقریر امین التحریر مولوی سید محمد مہدی حسین سلمہ اللہ تعالیٰ

در مطبع فاروقی دہلی مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین امابعد
سید محمد نذیر سہسوانی کہتا ہے کہ ان ایام مین رسالہ انتصار الحق مصنفہ مولوی
ارشاد حسین صاحب رامپوری کا اون اہل علم کے مطالعہ سے گذرا جو حقیقت مین
عالم ہین اور علوم مروجہ سے واقف اونکا یہ قول ہے کہ مصنف انتصار الحق کو
واقفیت علوم سے بخوبی نہین اور نہ اونمین قابلیت جواب معیار الحق کی ہے
اور جو لوگ علم سے واقف نہین اور نہ تحقیق مسائل دینیہ سے آشنائی رکھتے ہین
مثل مولوی محمد علی مدرس مدرسہ منشی امو جان صاحب غفرہ اللہ اور حافظ یوسف
نقاش اور اکذب الناس و اجہل الجاہلین محمد شاہ پنجابی وغیرہم وہ البتہ اس کتاب
کو عصائے پیری سمجھکر لاجواب سمجھتے ہین اور اوسکے مصنف کو عالم بے بدل
تصور کرتے ہین کاتب الحروف نے تنقیح اس امر کی ضروری جانکر صرف اوقات
تحقیق اس امر مین مناسب جانا بعد تحقیق و تفتیش کے معلوم ہوا کہ قول اہل علم کا
بجا ہے اور فی الحقیقت نہین ہے مولوی صاحب موصوف کو لیاقت جواب معیار کی نہین چنانچہ
اور جو شخص کہ مطالعہ کتاب مذکور سے مشرف ہوا ہے اوسپر مخفی نہین اور یہ چند دلائل

اس بات پر پیش کرتا ہون تاکہ دیکھنے والون کو بصیرت حاصل ہو اہل انصاف سے
امید ہے کہ بنظر غایر اس تحریر کو ملاحظہ فرماوین اور جو کچھہ کاتب الحروف نے دلایل
ناواقفیت اور غیر قابل ہونی مصنف انتصار کے واسطے جواب معیار کے رقم کیے ہین اونکو
بھی بنظر انصاف دیکھین انشاء اللہ تعالی اونکو کلام احقر کے تصدیق ہوگی اور قبل شروع
مطلب کے اس امر کا جاننا بہی ضرور ہے کہ بعض اغلاط اہل علم سے بسبب غفلت اور نسیان
وغیرہ کے صادر ہو جاتے ہین اسمین کسیکو کلام نہین لیکن بعض باتین ایسی ہوتی ہین کہ
اونسے ادنی اہل علم کی نظر سے ساقط ہو جاتا ہے چنانچہ صاحب انتصار الحق سے اسی
قسم کی غلطیان صادر ہوئی ہین کہ جنسے اونکی جہل پر صریح الفاظ ایسی ہین کہ علاوہ
ناتمیز سے صادر ہوتے ہون اور یہ بات ہمیشہ یاد رہے کہ مقصود اکثر کا فقط یہی ہے کہ
مصنف انتصار الحق کو لیاقت جواب معیار کی نہین اور نہ [illegible] قابل تعریف ہے اسوجہ سے تمام
کتاب سے تعرض نہ کیا گیا البتہ چند شخص نے اس کتاب کے جواب لکھنے کا قصد کیا ہے وہ
تمام مطالب سے تعرض کرینگے اور نام اون صاحبون کے اخیر اس تحریر مین مذکور ہونگے اور عبارت
سہل و سلیس کو مین نے اسواسطے اختیار کیا ہے کہ جو آدمی کم علم ہو وہ بھی ہر بات کو سمجھہ لے
اب اصل مدعا کی دلیلین سنی چاہیین پہلی دلیل اوپر ناواقفیت اور جہل صاحب انتصار الحق
کی یہ ہے کہ صفحہ دو سو پچہتر ۲۷۵ مین لکھتے ہین کہ یہ جو مولف معیار نے کہا کہ حدیث قلتین کو تصحیح
کیا ہے ابن ماجہ اور ابن خزیمہ اور حاکم اور دارقطنی نے اور نقل کرتا ہے اوسکو کبھی محلی مولفہ
شیخ سلام اللہ سے اور کبھی بلوغ المرام شیخ ولی اللہ سے اور کہتا ہے کہ امام طحاوی نے بھی
صحت اس حدیث کی تسلیم کر لی ہے انتہی بلفظہ دیکھو یہ شخص کیسا ناواقف ہے کہ بلوغ المرام
کو کہ جسمین حدیث قلتین کے تصحیح کی گئی ہے تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب بتاتا ہے حالانکہ
سب اہل علم جانتے ہین کہ بلوغ المرام تصنیف حافظ ابن حجر عسقلانی کی ہے نہ شاہ ولی اللہ
صاحب کے کلکتہ مین دوبارہ مطبوع ہو چکی ہے مترجم اور غیر مترجم اور اوسکا مختصر بھی مترجم

لوگوں مین شائع ہے اور اہل علم نے بہی دستخطین لکہی ہین اگر اتحاف النبلا کو بہی یہ بس
دیکہتا تو ایسی بات کہتا یہ بات تو حافظ یوسف اور خواجہ ضیاء الدین صاحب اور محمد شاہ
بہی نہین کہینگے باوجودیکہ انکو علم سے اشتغال بہی نہین بلکہ محض علمی باتین سنکر جانتی ہونگے
دوسری دلیل جہالت و ناواقفیت صاحب تنصار کی یہ ہے کہ صفحہ ایکسو چوبیس ۱۲۴
مین لکہتے ہین یہ قول امام رازی کا تفسیر نیشاپوری مین تحت تفسیر کریمہ اتخذوا احبارہم
کی نقل کیا اور راقم حروف نے تفسیر کبیر مین تحت آیۂ مذکورہ کی یہ قول نہ پایا شاید کسی
اور محل مین امام رازی نے کہا ہوگا انتہی دیکہو یہ قول امام فخر الدین رازی کا جو
صاحب تفسیر نیشاپوری نے نقل کیا ہے تفسیر کبیر مین اسی آیت کریمہ کے تحت
مین شروع صفحہ مین موجود ہے معلوم نہین کہ آنکہین مصنف کے دیکہتے وقت کہان تہین
اور اگر باوجود دیکہنے کے انکار کیا تو یہ بات نہایت خیانت اور کذب ہے اور شان
مولف کے اسے بعید ہے البتہ عذر قدیم یعنے جہالت و ناواقفی مقبول خاطر اہل انصاف
ہے اہل انصاف برای خدا بلا نفسانیت کہو جو شخص ایسا ناواقف ہو اوسکی بات
پر اعتماد کرنا اور اوسکو اپنا پیشوا بنانا شان علما کے مخالف ہے یا موافق اور ایسے شخص کو
جو عالم بتاوی اور اوسکے نقل درست کر کے سمجہے وہ کیسا ہے تیسری دلیل اوپر
ناواقفی او جہالت صاحب تنصار کے یہ ہے کہ صفحہ ستانوے مین بحر العلوم مولوی
عبد العلی پر اعتراض کرتے ہین بحیثیت قال اور یہ جو بحر العلوم نے فرمایا الا ترى ان المتاخرين
افتوا بتحليف الشهود واقامته لمقام التزكية على مذهب ابن ابى ليلى انتہى معلوم نہین
کہ ایسی متاخرین نے تحلیف شہود پر قایم مقام تزکیہ کی کرکے فتوی دیا ہے کتب معتمدہ
مذہب حنفی مین مثل ہدایہ و شرح وقایہ اور قدوری و کنز اور ملتقی اور در مختار اور شامی
اور قاضی خان اور عالمگیری اور درر و غرر اور قہستانی اور تاتارخانی وغیرہ کی ہر چند
تفتیش کیا کہین اثر اسکا نہ پایا بلکہ اکثر جگہ مخالف اسکی دیکہنے مین آیا آخر دیکہو اس

دوسری دلیل

تیسری دلیل

متخصص ہے نکبر کہ بحر العلوم متاخرین سے تحلیف شہود کو نقل کرتے ہین اور یہ متخصص اونکی
تکذیب کرتا ہے اگر فقط بحر العلوم یہ بات متاخرین سے نقل کرتے اور ہمکو کتب
مروجہ مین یہ بات نہ ملتی تب بھی محل اعتراض نہ تھا چہ جائیکہ بحر الرائق مین موجود ہے

وفی التہذیب للقلانسے وفی زماننا لما تعذرت التزکیۃ لغلبۃ الفسق اختار القضاۃ
کما اختارہ ابن ابی لیلی استحلاف الشہود لغلبۃ الظن انتہی قلت ولا تضعیفہ ما فی الکتب
المعتمدۃ کالخلاصۃ والبزازیۃ من انہ لا یمین علی الشاہد لانہ عند ظہور عدالتہ والکلام عند
خفائہا خصوصا فی زماننا ان الشاہد مجہول الحال وکذا المزکی غالبا والمجہول لا یعرف
بالمجہول انتہی

مقام غور ہے کہ صاحب رسالہ اسقدر ناواقف ہے کہ چند کتابون مقررہ
کے ہونے مین یہ مبالغہ کرتا ہے اور تکذیب بحر العلوم کی اپنے ذہن مین قرار دیتا ہے
اسکے اس جہل کو خیال کرنا چاہیئے اور درمختار مین بھی یہ مسئلہ بحر سے نقل کیا ہے چنانچہ
صاحب درمختار کہتا ہے

وفی البحر عن التہذیب تحلیف الشہود وفی زماننا لتعذر التزکیۃ
اذ المجہول لا یعرف المجہول واقرہ المصنف ثم نقل عن الصیرفیۃ تفویضہ للقاضی قلت
ولا تنس ما مر عن الاشباہ انتہی

دیکھو کذب اور جہالت مولف انتصار کی کہ چند کتابونکا
نام لیا اور کہا ہر چند تلاش کیا گیا کہین اثر اسکا نہ پایا اگر درمختار کو بھی دیکھتا تو کبھی ایسا
کلام نکرتا اغلب ہے کہ عمدا صاحب رسالہ نے یہ بات کہی ہے غرض دونون متقدمین
ہمکو مفید ہین اگر کوئی شخص وہم کرے کہ مولف نے اسواسطے درمختار کا نام لیا کہ اوسکی
مصنف کے نزدیک تحلیف شہود ناجائز ہے تو ہم جواب دینگے کہ مولف اس تقدیر پر یہ کیسے
نہ لکھتا کہ ہر چند تلاش کیا گیا کہین اثر اسکا نہ پایا بلکہ یون کہتا کہ یہ مسئلہ غلط ہے
اور مفتی بہ نہین چنانچہ درمختار مین ہے ولا تنس ما مر عن الاشباہ یا مثل اسکے اور اشباہ
کا نام بھی اس مقام پر غلطے سے لیا

چوتھی دلیل

اوپر ناواقفیت اور جہالت صاحب
انتصار کی یہ ہے کہ اسی صفحہ مین درمختار سے نقل کیا حیث قال قال فی الدر المختار

فی کتاب الشہادات لو علم الشاہد ان القاضی یحلفہ ویعمل بالمنسوخ لہ الامتناع
عن اداء الشہادۃ لانہ لا یلزمہ انتہی بزازیہ مین کہتا ہون کہ یہ لکہنا مصنف انتصار
کا محض غلط ہے کتاب الشہادات مین یہ ہرگز نہین اول سے آخر تک دیکہا گیا
اس مقام پر جسکا حوالہ صاحب انتصار نے دیا ہے یہ عبارت اصلا نہین بڑے
تعجب کے بات ہے کہ کتاب الشہادات مین اصل مسئلہ موجود تہا وہ مولویصاحب کو
نظر نہ پڑا اور ایک عبارت اپنی طرفسے بنا کر کتاب الشہادات کی طرف منسوب
کردی منشا اسکا بجز کذب یا جہالت کے کوئی اور چیز نہین ہوسکتی والثانی
ہو المتعین بحسن الظن بالمصنف وفیہ المطلوب **پانچوین دلیل** اوپر ناواقفیت
اور جہالت صاحب انتصار کی یہ ہے کہ صفحہ اکاونوین مین لکہتے ہین اور وہ
جو مولف معیار نے کہا کہ مبنی قول ابن صلاح کا قول امام الحرمین کا ہے سراسر
غلط ہے امام الحرمین نے تو منع تقلید عوام کا واسطے صحابہ کرام کے مثل ابن صلاح
کے قول کیا ہے اور اس منع کو محققین کے طرف منسوب کیا ہے البتہ امام فخر الدین
رازی اجماع محققین اوپر اس منع کے نقل کرتے ہین اور ابن صلاح منع تقلید
غیر ائمہ اربعہ اوسپر متفرع فرماتے ہین شاید مولف معیار نے لفظ قال الامام
سے جو مذکور ہے مسلم مین امام الحرمین سمجہا اور بجہت قلت نظر اور شوق تخطیہ کی ناقل
اجماع محققین کو نہ پہنچا قال العلامۃ السید السمہودی الشافعی فی العقد الخ اقول بحول اللہ
وقوتہ یہان سے جہل صاحب انتصار کا اہل علم پر کہل گیا کہ یہ صاحب ایسی
ناواقف ہین کہ جو کچہہ کسی رسالہ مین دیکہہ لیتے ہین یا کسی سے سن لیتے ہین وہی
انکے نزدیک قول محقق ہے اور باوجود اسکے صاحب معیار الحق پر کہ علمای
محققین مین سے ہین اور صدہا شاگرد انکے مثل مصنف انتصار کے بلکہ افضل انسے
موجود ہین طعن اور تشنیع کرتے ہین بلکہ گستاخی سے پیش آتے ہین راقم الحروف

پانچوین دلیل

اسی

اس مقام پر واقفیت اور محققیت صاحب معیار ثابت کرتا ہے اور جہل اور ناواقفی
صاحب انتصار سب اہل علم پر روشن کئے دیتا ہے اے طالبین حق بگوش ہوش
سنو کہ جناب رئیس المحدثین امام المحققین جناب مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب
زید مجدہم نے لفظ امام سے جو عبارت مسلم مین ہے قال الامام جمہم المحققون
علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابة الخ سے فرمایا کہ مراد امام الحرمین ہین اور
صاحب انتصار نے کہا کہ یہ بات مبنی قلت نظر پر ہے اور مراد اس سے امام رازی
ہین کاتب الحروف کہتا ہے کہ یہ ایک بڑی دلیل جہل اور غفلت صاحب انتصار کی
کتب اصول سے ہے دیکھو تقریر شرح تحریر ابن ہمام اور تیسیر شرح تحریر اور شرح تحریر
بحر العلوم اور اعلام الاخیار اور مغتنم الحصول فی علم الاصول اور اسنوی شرح
منہاج الاصول بیضاوی کہ ان کتب مین نام امام الحرمین یا برہان کہ تصنیف
امام الحرمین کے اصول مین ہے بتصریح موجود ہے شرح منہاج اور شرح تحریر
بحر العلوم اور مغتنم مین بالتصریح قال الامام الحرمین موجود ہے اور تقریر اور تیسیر
اور اعلام الاخیار مین نقل الامام فی البرہان مذکور ہے چنانچہ کاتب الحروف نے
یہ سب کتابین اپنی آنکھ سے دیکھی ہین اور بعض بار ہندمین برہان امام الحرمین
بھی موجود ہے اگر خوف تطویل نہوتا تو اسمین زیادہ تفصیل کیجاتی صاحب
رسالہ انتصار کو اپنی جہل پر نادم ہونا چاہیے کہ سمہودی کی تقلید پر شرح تحریر ابن ہمام
کی طرف رجوع نہ کیا سبحان اللہ جس شخص کے جہل کا یہ حال ہو کہ تحقیق کو
بے تحقیق بات قرار دی اور بے تحقیق بات کو تحقیق مقرر کرے وہ بلاشبہ
مقابل جناب مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب کا کیون نہ بنی اور اپنی آپکو
اعلم علمار کیونکر نہ قرار دی یہی ایک دلیل واسطے مدعا ہمارے کے کافی ووافی ہے
چھٹے دلیل اوپر ناواقفیت اور جہالت صاحب انتصار کے یہ ہے کہ اپنی رسالہ

ملک المناظرین تصور کرتے ہین صفحہ بارہ مین بڑی تطویل اس باب مین لی کہ
صاحب معیار نے اپنے آپ کو مانع قرار دیا اور نقل پر منع وارد کی باوجودیکہ
کتب مناظرہ مین تصریح ہے کہ نقل پر منع وارد نہین ہوتی اور اسقدر نہ سمجھے کہ صاحب
معیار خود لکھتے ہین تو مانع کو اسقدر سند منع کی کافی ہے اور مدعی کو اثبات
دعوی کا ساتھ دلیل قوی کے لازم ہے حالانکہ جناب مولف نے دعوی تقان
چارون صحابہ کا کسی دلیل اور بینہ سے ثابت نہین کیا انتہی دیکھو اس عبارت مین
صاحب معیار آپ کو مانع کہتا ہے اور مصنف تنویر کو مدعی اور آپ بمقتضائے کمال
علمی کے صاحب تنویر کو ناقل قرار دیتے ہین اور معنی مانع کے یہان پر یہ ہین
کہ منع مجازی دو طرح پر ہوا کرتی ہے ایک بمعنی تصحیح نقل اور دوسرے بمعنی
طلب دلیل چنانچہ رشیدیہ اور آداب باقیہ وغیرہ سے یہ امر ثابت ہے اور یہان پر
معنی ثانی ہے جسنے مطبوع رشیدیہ دیکھا ہوگا یا آداب باقیہ اور اسکے مطالعے
گذری ہونگے وہ اس بات کا ہرگز انکار نہ کریگا آپنے جو اتنی تطویل لاطائل اس مقام پر
کی اور مصنف معیار کو کسی طرح مانع نہ ٹھہرایا بجز جہالت کے کوئی عذر آپ کی طرف سے
نہین اونکا کلام جو اردو مین تھا وہ بھی نہ سمجھ سکے صاحب تنویر کو ناقل قرار دینا
محض غلط ہے اور جو آپ کے کلام مین مفاسد اس مقام پر ہین اور پادستے
آپکی ناآشنائی علم مناظرہ سے ثابت ہوتی ہے اوسکا ذکر کرنا اس مقام پر کہ
اختصار ملحوظ ہے مناسب نہین جانتا حضرت عبارات کتب لکھنا اور مطالب
نہ سمجھنا منافی علم ہے اب ایک بات آپسے پوچھتا ہون اوسکو ارشاد فرمائیے
اگر کوئی عیسائی یا رافضی کسی کتاب مین جو غیر معتبر ہو یہ بات نکالدے کہ فلانی
بات خلاف اہل اسلام یا اہل سنت کے فلان کتاب مین موجود ہے تو آپ اوسکو
تسلیم کیجیےگا یا فرمادینگے کہ یہ بات قابل قبول کے نہین جونسی شق مرکوز خاطر ہو اوسکو

رسالہ

لیلے اٰپ کے طریقہ پر اوس نقل مین کلام کرنا ناجائز معلوم ہوتا ہے جو جواب آپ
اوس نصرانی اور رافضی کو دینگے وہی جواب ہمارا ہے اگر اہل مناظرہ کا
یہ مطلب ہوتا جو آپ سمجھے ہین تو اونکے غیر مسلم ہونی مین کبھی کلام نہوتا ؛
بلکہ وہ اہل مناظرہ ارباب جہالت مین معدود ہوتی یہ آپکی بے علمی کا ثمرہ ہے کہ
مطلب کتب نہین سمجھتے ہے ؎ چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد ؛ میلش اندر طعنہ پاکان
برد ؛ اگر آپ اہل انصاف سے ہوتے تو منع مجازی کی دو قسم بیان کرکے
کچھہ تعرض فرماتے اور بغیر اسکے آپکا کلام کچھہ آپکو مفید نہین ساتوین دلیل
اوپر ناواقفیت اور جہالت صاحب انتصار کی یہ ہے کہ صفحہ ۱۹ اونیس مین لکھتے
ہین وہکذا فی مختصر الاصول للسید الشریف الجرجانی حالانکہ مختصر الاصول سید شریف
جرجانی کی تصنیف نہین لوگونمین غلطے سے مشہور ہوگیا ہے اور اسیطرح چھاپنے والو
نی بھی غلط لکھدیا ہے کہ یہ رسالہ میر سید شریف کا ہے ملا علی قاری نے مرقاۃ مین لکھا ہے کہ خلاصہ
اوسکا یہ ہے کہ یہ رسالہ میر سید شریف کا نہین اور ہمکو شاہ عبد العزیز صاحب نے بھی صاحب شبہ
کے جوابمین لکھا ہے کہ یہ رسالہ میر سید شریف کا نہین ہے اور اونکے ان علوم مین شاگرد تھی اونہون نے ایک
طرہ یہ کیا کہ اوسکا اپنی طرف سے نام بھی لیا شاہجہان آباد مین یہ بات مشہور ہے کہ یہ رسالہ تصنیف
میر سید شریف کا نہین خواتفا ہی جو اہل علم تھے اور یہ مصنف انتصار کے وہ
بھی فرماتے تھے چنانچہ ثقاۃ موجود ہین جنہون نے شاہ عبد الغنی صاحب سے
بلاواسطہ سنا ہے اور مختصر الاصول ایک کتاب اصول فقہ مین ابن حاجب کی ہے نہ کہ
رسالہ مختصر الاصول حدیث مین سید شریف جرجانی کا اٹھوین دلیل اوپر ناواقفیت
اور جہالت صاحب انتصار کی یہ ہے کہ صفحہ ۲۰ بیس مین لکھتا ہے اور نقل مولف کے
بیچ موضوعیت اس حدیث کے فوائد مجموعہ شوکانی سے تصحیح کو نہین پہنچی ہر چند
تفحص کیا حدیث راقم نے نپائی چاہئے کہ مولف تصحیح نقل کرے اور پھر لکھتے ہین

ساتوین دلیل

اٹھوین دلیل

اور اگر یہ کہو کہ مولف نے شوکانی سے فقط یہ بات نقل کی ہے کہ ابن جوزی نے
اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے تو اولاً ہم کہتے ہیں کہ ابن جوزی نے
حدیث اطلبوا العلم الخ کو موضوعات میں شمار کیا ہے نہ حدیث طلب العلم الخ کو کما مر
انتہے میں کہتا ہوں کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ صاحب انتصار کچھ بھی نہیں سمجھتے
جو ایسی بات کہتے ہیں خود صفحہ اکیاسی میں نقل کرتے ہیں وفی المقاصد بزیادۃ
فان طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم وقال ضعیف بل قال ابن حبان باطل
لا اصل له وذکره ابن الجوزی فی الموضوعات وکذا نقل فی اللآلی عن ابن حبان
انتہی نہیں سمجھتے کہ یہ وہی حدیث ہے بعض طرق میں کچھ لفظ زیادہ ہو گئے ہیں
اور ابن جوزی نے اسکو موضوعات میں لکھا ہے یہ کہنا کہ حدیث طلب العلم اوسکے
اور اور بھی غفلت پر ہے علل متناہیہ میں ابن جوزی نے اس حدیث کی سب طرق
لکھے ہیں نویں طریق کی رد میں لکھتے ہیں وفی الطریق التاسع احمد بن الصلت قال
انما ہو احمد بن محمد بن الصلت قال دارقطنی کان یضع الحدیث قال ولا یصح لابی
حنیفۃ سماع من انس ولا رؤیۃ ولم یلق ابو حنیفۃ احدا من الصحابۃ انتہے بالجملہ
اگر مصنفات ابن جوزی کیطرف رجوع کرتے تو ایسی غلط بات نہ لکھتے دوسری
دلیل اوپر ناواقفیت اور جہالت صاحب انتصار کی یہ ہے کہ صفحہ ایکسو انتیس
میں لکھتے ہیں کہ بس یہ جو مولف معیار نے کہا کہ قائل اس کلام کے ایک تو
شاہ ولی اللہ صاحب ہیں پہلے تو یہ امر صریح غلط ہے کہ قول سدید
میں شاہ ولی اللہ نے کہا قول سدید مولف ہے عبد العظیم ابن ملا فروخ
مکی کی نہ شاہ ولی اللہ صاحب کے دیکھو اخیر قول سدید میں کہا ہے قال جامعہا
محمد عبد العظیم المکی الحنفی وبعد تعلیق ہذہ الاسطر بعدۃ سنین ظفرت فی اثناء المطالعۃ
بہ اس کلام کے بعینہ وہ مثل ہے مصرع چہ خوشتر گفت سعدی در زلیخا بشاید

معیار نے کسی سے نام قول سدید کا سن لیا ہے اور نظر سے نہین گذری تھی
مین کہتا ہون کہ یہہ ہی ایک دلیل ہین ناواقفیت اور بے علمی صاحب انتصار کی ہے
اسلئے کہ قول سدید ابن ملا فروخ مکی کا حوالہ خود صاحب معیار لائے ہین صاحب
معیار پر یہ بات مخفے نہین ہے دوسرا قول سدید جو شاہ ولی اللہ صاحب کے
تصنیف ہی وہ سے صاحب انتصار بسبب بے علمے کے غافل ہے مولنا شاہ
عبد العزیز صاحب رجوم الشیاطین مین فرماتے ہین کہ یہ مسئلہ یعنی تقلید کا شاہ
ولی اللہ صاحب کے تصانیف مین بتفصیل موجود ہے مثل القول السدید فی ما یتعلق
بالتقلید دسوین دلیل جہالت اور ناواقفی صاحب انتصار پر یہ ہے کہ صفحہ
اکیسو بیاسی ۱۸۲ مین لکھتے ہین اور ثنا کیا ہے کلام دوسرا ملا علی قاری کا جو رسالہ تشنیع
فقہاء الحنفیہ مین کہ معروف ہے رسالہ رد قفال کر کے فرماتے ہین قلنا لا یجوز للقاضے
ما قلتموہ بل یجب علیہ حتما ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب اما مذہب الشافعے فی جمیع
الوقایع والفروع واما مذہب مالک واما مذہب ابی حنیفۃ وغیرہم ولیس لہ
ان یتحلل من مذہب الشافعی فی بعض ما یہواہ ومذہب ابی حنیفۃ فی الباقی
ما یرضاہ لانا لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاصلہ یرجع الی
نفی التکالیف لان مذہب الشافعے اذا اقتضی تحریم شئی ومذہب ابی حنیفۃ اباحتہ
وذلک الشئی بعینہ او علی العکس فہو ان شاء مال الی الحل وان شاء مال الی الحرمۃ
فلا یتحقق الحل والحرام وفی ذلک انعدام التکلیف والبطال فایدتہ واستیصال
قاعدتہ وذلک باطل انتہی منافات صریح رکہتا ہے ساتہ کلام منقول شرح عین العلم
کے تو اگر محل مذکور پر محمول کرو اوسکو تو یون تطبیق کرو کہ کلام شرح عین العلم
ذکر کیا ہے دلیل مین مذہب بعض علماء کے جو وہ تقلید علی التعیین کو واجب نہین
کہتے اور کلام رسالہ تشنیع الفقہاء جو ہمنے نقل کیا ہے مبنی ہے اوپر محققین کے

نزدیک اونکی چنانچہ تفصیل اسکے ساتھہ نقل کرنی پوری عبارت شرح عین العلم کے عنقریب ہوئی جاتی ہے اور تلبیس مولف معیار کی کماینبغی کہلی جاتی ہے اور یہی دونو جواب الخ انتہے بلفظہ مین کہتا ہون کہ یہ کلام ہی بڑی پکی دلیل ہے مصنف انتصار کے جہالت پر اور برہان قوی ہے اوسکے ضلالت پر سواسطے کہ یہ کلام ملا علی قاری کا نہین ہے بلکہ کلام امام الحرمین سے ہے جس شخص کو ذرا بہی علم ہوگا وہ ایسی بات نہ کہیگا صاحب سالہ باوجودیکہ اپنے آپ کو اکابر علماء سے زائد سمجہتا ہے چنانچہ صاحب محلی شارح موطا وغیرہ کو یا یہ علمی ثابت نہین کرتا اور قدرت خدا یہ ہے کہ لفظ قال کے معنی خود نہین جانتا جسکو ہدایۃ النحو اور شرح مائۃ عامل سے آشنائی ہوگی وہ بہی ایسی بات نہ کہیگا و سیجی

ہذا التفصیل گیارہوین دلیل جہل و رناواقفی صاحب انتصار پر یہ ہے کہ صفحہ ستانوین مین لکہتا ہے معلوم نہین کہ کونسے متاخرین نے تحلیف شہود پر قایم مقام تزکیہ کے کرکے فتوی دیا ہے کتب مستعملہ مذہب حنفے مین مثل ہدایہ اور شرح وقایہ اور قدوری اور کنز اور ملتقی اور درمختار اور شامی الی قولہ ہرچند تلاش کیا گیا کہین اثر اسکا نہ پایا انتہے حالانکہ یہ قول کہین اثر اسکا نہ پایا کذب محض ہے درمختار مین کتاب الشہادات مین مرقوم ہے وفی البحر عن التہذیب تحلف الشہود فی زماننا لتعذر التزکیۃ اذ المجہول لا یعرف المجہول واقرہ المصنف ثم نقل عن الصیرفیۃ تفویضہ للقاضی قلت ولا تنس ما مر عن الاشباہ انتہے دیکہو اس جہالت کو کہ درمختار مین یہ مسئلہ موجود تہا باوجود اسکے یہ کہنا کہ کہین اثر اسکا نہ پایا بجز جہل یا کذب کے متصور نہین اشباہ والنظائر اور حموی مین بہی یہ مسئلہ مذکور ہے اگرچہ اسمین علماء کو اختلاف ہے لیکن یہ کہنا کہ کہین اثر اسکا نہ پایا باوجودیکہ چہاپے کے

گیارہوین دلیل

کتابونمین

کتابوں میں یہ مسئلہ مسطور ہے دلیل کمال جہل کے ہے یہ امر اگرچہ تیرہویں دلیل میں
تبعاً مذکور ہو چکا لیکن بسبب صالح ہونے دلیل مستقل کے دوبارہ مستقلاً ذکر
کیا بارہویں دلیل جہالت دربارۂ وقعت مؤلف انتصار الحق یہ ہے کہ صفحہ ایک سو اٹھانویں
میں لکھتے ہیں اور دلیل ثالث جو اجماع منقول قرافی سے لایا ہے جواب اسکا
بوضاحت تمام پہلے ہو چکا اور پھر ہم کہتے ہیں کہ ملا علی قاری نے تشییع الفقہاء
الحنفیہ میں فرمایا ہے کہ منع کرنا صحابہ کا مسلمانوں کو تقلید لاعلمی اتباع سے
بجہت ضرورت عدم کفایت مذاہب مجتہدین صحابہ کے واسطے حوادث مستقبلین کے
تھا کما قال فان قیل الیس فی عہد الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم کان احد
من الناس مخیرا بین ان یاخذ فی بعض الوقایع بمذہب الصدیق الاکبر وفی
بعضہا بمذہب الفاروق قلت انما کان کذلک لان اصول الصحابۃ لم تکن
کافیۃ لعامۃ الوقایع ولا شاملۃ لکافۃ المسائل لانہم لم یتفرغوا للتفریع لتفاصیلہم
وتمہید الاصول والتفاصیل فلاجل الضرورۃ جوز للمقلدین اتباع الصدیق فی
بعض الوقایع واتباع الفاروق فی بعضہا واما فی زماننا فمذہب الائمۃ کافیۃ
لمعرفۃ الکل فانہ ما من واقعۃ تقع الا وتجدہا فی مذہب الشافعی او غیرہ نصا
او تخریجا فلا ضرورۃ الی اتباع الامامین انتہی حاصل کلام ملا علی قاری کا یہ ہے
کہ یہ منع کرنا صحابہ کا اجماعاً نہ تھا بلکہ بجہت ضرورت کے تھا انتہی اقول یہ لدو قوع
یہ مقام اور ایسی ہی جو دسویں دلیل میں مذکور ہو چکا دلیل میں ہے اس بات کی
کہ مصنف انتصار کو استعداد فہم عبارات کتب ہرگز نہیں بلکہ اگر یوں کہا جاوے
کہ ان بزرگوار کو قال اقول کے معنی بھی جسکو مبتدی صرف و نحو پڑھنیوالے بھی
جانتے ہیں نہیں آتی اور یہ دونو دلیلیں سو دلیلوں کے برابر افادہ مطلوب میں
ہے اہل علم میں بجز مولوی عبد القادر بدایونی اور صاحب انتصار کے کوئی شخص

ایسا دیکہنے مین نہین آیا کہ باوجود اس جہل اور بید انشی کے مقابلہ علماے
اعلام سے کرتے ہین البتہ عبد القادر کذب وفریب مین صاحب انتصار سی
زیادہ ہے کیونکہ صاحب انتصار سے یہ باتین صادر ظاہر مین نہین ہوئین ہین اور
عبد القادر تو اپنے باپ سے کہ مکر وفریب مین یگانہ روزگار تہے اب بدہوگئے
اور خبث عقائد مین ہے سو لوسے عبد القادر متفرد ہین اور در معنی ملحد کہ بجز
تنقیص حضرت رب العالمین اور تکذیب حضرت سید المرسلین کے کچہہ اوسکا
مطلوب نہین اور بعضی مین صاحب انتصار اور عبد القادر مساوی ہین لا مزیة
لاحدہما علی الاخر اب اصل مقصود کو سنو یہ عبارت ملا علی قاری کی ہرگز نہین ہے
ملا علی قاری رد رسالہ امام الحرمین ہین اونکے مناقضات بیان کرتے ہین
اور کہتے ہین منہا ما ذکرہ من التناقض ہین کلامہ حیث قال اولا ان ال‍حق
الجواب قلنا لا یجوز القاضی الا المقتدی پہر وہ عبارتین جو دلیل دسوین اور
اس دلیل مین ہین امام الحرمین سے نقل کرکے کہتے ہین ثم قال کل
من الضعف ولم یتعسف عترف لے ان قال مع انہ قدوۃ العالمین و نخلق
اجمعین انتہے ملخصا اور پہر کہتے ہین وانت لا یخفی علیک ما فی کلامہ من المناقضات
الواضحات والمعارضات الظاہرات الخ اے اہل ایمان براے خدا صاحب
انتصار کے جہالت اور کم علمی کو دیکہو کہ ابتداے اس کلام مین ملا علی قاری
نے کہا ومنہا ما ذکرہ من التناقض ہین کلامہ حیث قال اولا پہر بعد عبارتون منقول
صاحب انتصار کے کہا ثم قال اور پہر کہا انتہے ملخصا اور پہر وانت لا یخفی علیک
ما فی کلامہ من المناقضات الواضحات بہلا کون شخص جسکو صرف ونحو سی شناسائی
ہوگی باوجود ان تصریحات کے کلام ملا علی قاری قرار دیگا اور کہیگا کہ یہ اونکی
تحقیق پر مبنی ہے اور خلاصہ کلام ملا علی قاری کا یہ ہے کہ خود امام الحرمین امام ابو حنیفہ

پر تشنیع کرتے ہین اور اونکے مذہب کو قابل اتباع نہین سمجھتے اور خود ہی قایل
ہین کہ چارون مذہب مین سے جونسا مذہب چاہئے اختیار کرے حتماً علی التعیین
اور یہ دونو کلام آپسمین متناقض ہین صاحب انتصار کو لازم ہے کہ ملا علی قاری
کے اس کلام کا مطلب لکھین کہ کیا اونکا مقصود ہے اوسوقت اونکی استعداد
کھل جائے گی کاتب الحروف نے یہ بارہ دلیلین جو قطعے مین اسبات جہالت
مولوی ارشاد حسین صاحب پر اور بہی مثبت عدم اہلیت اونکے جواب معیار
کے ہے بنظر سرسری انتصار الحق کو دیکہکر ذکر کین اگر تمام کتاب کو دیکہا جاتا
تو کیا کچہہ دلایل نہ نکلتے جو شخص متکفل جواب تمام کتاب ہو اوسکو چاہئے
کہ نقل صاحب انتصار پر اعتماد نکرے یہ صاحب بسبب ناواقفی یا خیانت کے قابل
اعتماد نہین ثقات سے مسموع ہوا ہے کہ تین صاحب اہل علم سے اسکے جواب کے
متکفل ہین ایک جناب مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی اور دوسرے جناب مولوی
محمد حسین صاحب لاہور مین اور تیسرے جناب مولوی حافظ احمد حسن صاحب دہلی
مین جب یہ جواب طیار ہو جاوینگے تب مولوی ارشاد حسین صاحب کے علم کا
حال بخوبی سب پر مکشوف ہو جاویگا اور مین نے اونکے اور غلط باتون سے جو اونسے
سرزد ہوئی ہین عمداً اعراض کیا کیونکہ میرے مطلب سے بیگانہ ہین فقط

واخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین ؀

بے شک یہ امر واقعی ہے کہ مولف انتصار الحق کو لیاقت جواب لکہنی معیار کی نہ تہی بطور مختصر
مولف ہدایہ اہل اثنا عشر نے بارہ دلایل قاطعہ مثبت مدعا پر اکتفا کی ہے اسلیئے راقم الحروف
بھی یہان اور زیادہ طول کلام نہین کرتا صرف ایک دلیل اور مزید لکھی دیتا ہی کہ مولف
انتصار نے بوجہ اپنی بی لیاقتی کے خود تو نقول مندرجہ معیار کو کتب منقول عنہا سے نہین
برآمد کیا اور موید ین سے سن سنا کر جیسا کسیے نے کہا اوسکی اعتماد پر اون نقول کو درج کتاب کر دیا

۱۹۷۰ھ

اور وہ دلیل یہ ہے کہ صفحہ ۶۶ مین عبارت حاشیہ مولوی نظام الدین کو مولف انتصار نے نقل کر کے بڑے فخر سے مولف معیار کے قول کا جواب دیا ہے راقم الحروف نے جو حاشیہ مذکور کو دیکھا تو جسطرح سے مولف مذکور نے وہ عبارت نقل کی ہے نہ تھی اوسطرح بنائی ہے اب اس صورت حال سے صریح ثابت ہے کہ مولوی ارشاد حسین نے ملا نظام الدین کا حاشیہ سب نہین دیکھا فقط

الراقم السطور
محمد صدیق

قطعہ تاریخ از نتیجہ طبع سخن سنج زبان مولوی محمد یسین خان صاحب المتخلص بہ حسان سلمہ المنان

انتصار الحق کے دیکھہ اغلاط ای اہل ذکا
منصفانہ کہدو حق ہو منین تمسی داد خواہ

کیا نہ اس تحریر پر تشویر و کذب و جہل سے
ہو گیا اسکا مولف سارے عالم مین تباہ

کیا اسی بوتی پہ تہی اس لنبی پوشش کے یکاس
اوسی ہی تہی طمطراق اور ادعای دستگاہ

طفل مکتب سے ہون اغلاط جو صادر کہین
وہ ہوئی اس فاضل منطق نما سی واہ واہ

شان مولوی یہ بساط اور اہل حق سی ہمسری
لو کہان تو اور جناب شیخ عالم دین پناہ

لکہون وہ تاریخ اب برجستہ اسیر سن جسے
وجد مین آکر کری تحسین ہر اک اہل جاہ

بہر سال طبع ای حسان بولی فکر یون
انتصار الحق مین ہین کہہ کیا بری اغلاط آہ

۱۲ ۹۰

در مطبع فاروقی دہلی طبع شد
حسب فرمایش مولوی محمد صدیق پشاوری